کیا طالبان کے خلاف جہاد فرض نہیں؟

حدود و قیود سے آزاد طالبان کا جہاد کیا ہے..............................؟

کسی دوسرے مسلک کے رہنما کو قبر سے نکال کر پھانسی دینا......انسانوں کو بھیڑ بکریوں کی طرح لٹا کر ذبح کرنا.......
قتل کر کے لاش کے 17 ٹکڑے کرنا......مقامی لوگوں کے مکانات پر زبردستی قبضہ......اُن کی لڑکیوں سے زبردستی نکاح
وسیع پیمانے پر منشیات کی فروخت......بچیوں کے سکولوں کو دھماکوں سے اُڑانا......مقامی لوگوں سے ماہوار بھتہ وصول کرنا
اغواء برائے تاوان کرنا......بے گناہ لوگوں کو خودکش دھماکوں سے اُڑانا......کھلونا بموں سے بچوں کے پرخچے اُڑانا......

کیا پاکستانیوں پر ان دہشت گردوں کے خلاف جہاد ابھی لازم نہیں ہوا؟؟؟؟

اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کی ایک حد مقرر کی ہے۔ اور اس حد کو تجاوز کرنے والے کو اللہ تعالیٰ نے پسند نہیں فرمایا۔ جہاد کی بھی کچھ حدود مقرر ہیں۔ ان حدود کے اندر رہتے ہوئے اگر کوئی مسلمان ان حدود کو پار کرے، تو دین اسلام سے خارج ہے۔ اگرچہ وہ اپنے آپ کو مومن ہی کیوں نہ سمجھتا پھرے۔ تاریخ کی کتابوں میں ایسے لوگوں کو خوارج کہا گیا ہے۔

خوارج کیوں بنتے ہیں؟:

اپنے اعمال کو سب سے بہتر جاننے کا خناس، خود کو سب سے بہتر سمجھنے کا پاگل پن اور اپنی عظمت کو بلند کرنے کے جنون سے خوارج وجود میں آتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ حضور پاک ﷺ نے خود اپنے آپ سے جہاد کو جہادِ اکبر فرمایا ہے۔ اپنے نفس، اپنی طبیعت، اپنے اندر کی کیفیات کے خلاف مجاہدہ اور سب سے پہلے اپنی اصلاح کے لیے جدوجہد جہادِ اکبر ہے۔ حضرت ابوداؤدؓ سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "بہترین جہاد یہ ہے کہ انسان اپنے نفس سے جہاد کرے۔"

نیز فرمایا: المجاھدُ من جاھدَ نفسہ مجاہد وہ ہے جس نے اپنے نفس کے ساتھ جہاد کیا۔

جہادِ اکبر کو سر کیے بغیر انسان دین و دنیا کے کسی شعبے میں کامیاب نہیں ہے۔ اپنے نفس پر فاتح ہوئے بغیر انسان کو کسی کے خلاف جہاد کرنا خوارج کی لائن میں لاکھڑا کرتا ہے۔ جیسا کہ خارجیوں نے مولا علی کرم اللہ وجہہ کے خلاف جنگ کی اور انہوں نے اسے جہاد کا نام دیا۔ اپنی اصلاح کے بغیر اسلام کی اصلاح کے لیے کفار سے کیسے جہاد کرے گا؟ اپنے اندرونی دشمن (1653) پر قابو پائے بغیر مقصد میں کیسے کامیاب ہوگا؟ جبکہ وہ صاحب ادراک بھی نہیں۔ صحابہ کرام پر تیرہ سالہ مکی زندگی میں ظلم و ستم ہوتے رہے۔ لیکن حضور پاک ﷺ نے انہیں صبر کی تلقین کی اور قتال پر نہ ابھارا جب آپ ﷺ کی صحبت سے صحابہؓ کا تزکیہ ہوا اور وہ دین میں خالص ہوئے تو پھر جہاد کا حکم دیا گیا۔ جہاد سے فارغ ہونے کے بعد بھی یہی فرمایا کہ اب ہم جہادِ اکبر کی طرف لوٹتے ہیں۔ آپ ﷺ کی اس سنت کو فقراء نے ہی اختیار کیا۔ فقراء ہی ہر دور میں لوگوں کو جہادِ اکبر کا طریقہ بتاتے اور سمجھاتے رہے ہیں۔ جنہوں نے اولیاء کرامؒ اور فقراء سے بغض رکھا وہ اپنی نفسانی خواہشات سے مغلوب ہو کر اپنے اصل راستے سے گمراہ ہو گئے۔ طالبان کے جہاد کا محرک اسلام نہیں اُن کی خواہشات ہیں۔

آدابِ جہاد:

اسلام میں جہاد کے کچھ آداب بھی فرض ہیں۔ جن کو مسلمان دورانِ جہاد ملحوظ خاطر رکھتا ہے۔ مسلمان اپنے انتقام کے لیے نہیں

بلکہ اللہ کی خاطر لڑتا ہے۔اس ضمن میں نبی پاک ﷺ سے مندرجہ ذیل احکام منقول ہیں۔

1۔زخمیوں، بیماروں، اندھوں، معذوروں، سیاحوں، راہبوں، اور مذہبی سربراہوں سے چھیڑ چھاڑ نہ کی جائے۔

(آفاقی تہذیب وتمدن صفحہ 234)

طالبان نے لاہور میں مناواں پولیس ٹریننگ سکول پر اندھا دھند فائرنگ کی اور کسی صحافی کو بھی اندر داخل ہونے نہ دیا۔اور کئی بے گناہ راہگیر بھی ہونگے جنہیں انہوں نے قتل کر دیا۔

2۔دوسری اقوام کے مذہبی شعائر اور عبادت گاہوں کو تباہ نہ کیا جائے۔

طالبان کے ہاتھوں سے دوسری قوم کی عبادت گاہیں تو دور کی بات ہے، خود مسلمانوں کی عبادت گاہیں ان سے محفوظ نہیں ہیں۔

3۔جو لوگ جنگ میں حصہ نہ لیں انہیں قتل نہ کیا جائے۔

طالبان کے خودکش حملوں میں تو وہ لوگ لقمہ اجل بن جاتے ہیں جن پر اسکا پورا خاندان انحصار کرتا ہے۔جن کا ان کی لڑائی سے دور کا بھی تعلق نہیں ہوتا۔

4۔کسی کو باندھ کر قتل نہ کیا جائے۔

میجر جنرل اطہر عباس نے بریفنگ دی کہ طالبان نے دو فوجیوں کو درخت سے باندھ کر ان کی گردنیں دھڑ سے الگ کر دیں ہیں۔

4۔قیدیوں کو قتل نہ کیا اور عام لوٹ مار نہ کی جائے۔

طالبان نے لوٹ مار عام کر دی ہے۔لوگوں کے مکانات اور اموال غصب کیے۔مالاکنڈ و دیگر علاقوں میں بنک لوٹ لیے ہیں۔

5۔سفیروں کی حفاظت کی جائے اور وحشت و بربریت سے پرہیز کیا جائے۔

حوالہ:''آفاقی تہذیب وتمدن'':مصنفین: پروفیسر ڈاکٹر محمد نواز چوہدری، پروفیسر ڈاکٹر مسز کنیز فاطمہ، پروفیسر محمد شریف، پروفیسر مغیث الدین، پروفیسر عبدالمعید بخاری، پروفیسر مسز کے ایف نیاز)

جہاد کی ضرورت اور حدود:

جب اپنی حیوانی جبلتوں پر قابو پالیا تو پھر دوسروں کی اصلاح اسکا فریضہ ہے۔جہاد اصغر کی بھی کچھ حدود مقرر ہیں کہ کن حالات اور اوقات میں مسلمان پر کفار و منافقین کے ساتھ جہاد و قتال فرض ہے۔اگر وہ حالات مسلمانوں کا کوئی گروہ پیدا کر دے تو وہ خوارج کہلاتے ہیں۔یعنی وہ دین اسلام سے خارج ہیں کہ انہوں نے زمین میں فتنہ وفساد پیدا کیا۔جہاد مندرجہ ذیل حالات میں ہوسکتا ہے:

1۔ اس وقت جہاد فرض ہے جب مسلمانوں سے معاہدہ توڑا جائے اور حملہ کرنے کی تیاری کی جا رہی ہو۔

اہل مکہ نے جب حضور پاک ﷺ سے دس سال کے لیے امن معاہدہ (صلح حدیبیہ) کیا۔لیکن اہل مکہ نے چند صحابہ کرام کو قتل کر کے امن معاہدہ توڑ دیا۔اس وقت حضور پاک ﷺ نے ان کے خلاف جہاد کیا۔

اور اگر سوات کی طرف دیکھا جائے تو حکومت نے ان کے ساتھ امن معاہدہ کیا۔یہ معاہدہ طالبان نے خود توڑ دیا۔امن معاہدہ کو جھٹلانا یا انکار کرنا بھی کفر کے معنی میں آتا ہے۔اب پاکستان کی فوج ان کے ساتھ لڑ رہی ہے۔لہذا فوجی اس جنگ میں جو مریں گے وہ درحقیقت شہید ہیں۔کہ فوج اب حق پر ہے۔ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"اگر عہد کر کے اپنی قسمیں توڑیں اور تمہارے دین پر طعنہ زنی کرنے لگیں

تو کفر کے سرغنڈوں سے لڑو بے شک ان کی قسمیں کچھ نہیں اس امید پر کہ شاید وہ باز آئیں۔" (توبہ۔12)

2۔ جہاد مسلمانوں پر اس وقت فرض ہے جب کوئی شخص اسلامی سلطنت پر حملہ کرے یا اس پر قبضہ کرنے کی کوشش کرے۔

پاکستان ایک اسلامی ریاست ہے۔ اسلام کے نام پر قائم ہوئی ہے۔ اور جو عناصر اس پر قبضہ کرنے کی کوشش میں طاقت کی بنیاد پر لڑتے بھی ہیں فساد بھی پھیلاتے ہیں یقیناً اسلام سے خارج ہیں اور ان سے جہاد فرض ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے:

والفتنه اشد من القتل اور ان کا فساد تو قتل سے بھی زیادہ سخت ہے

دورِ حاضر کے اولیاء کرام بھی یہی فرمارہے ہے کہ طالبان درحقیت اسلام آباد پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں۔ اگر امریکہ یہاں سے چلا بھی جائے تب بھی طالبان اپنی سرگرمیاں ترک نہیں کریں گے۔ یہ اسلام آباد کی طرف بڑھیں گے۔ ارشادِ باری تعالی ہے:

"اور اللہ کی راہ میں لڑو ان سے جو تم سے لڑتے ہیں اور حد سے نہ بڑھو

اللہ پسند نہیں فرماتا حد سے بڑھنے والے کو" (البقرہ۔190)

3۔ مسلمانوں پر جہاد اس وقت فرض ہے جب مسلمانوں کو ان کے گھروں سے نکالا جارہا ہو۔ ان کی جگہوں اور مکانات پر قبضہ کیا جارہا ہو۔ ان کے مال لوٹے جارہے ہوں۔

سوات میں مسلح طالبان گشت کرتے رہتے ہیں۔ لوگوں میں خوف و ہراس پیدا کیے جارہے ہیں۔ بلڈنگ وغیرہ تباہ کیے جارہے ہیں۔ بنک لوٹے جارہے۔ پاکستان کے سرمائے کو لوٹ رہے ہیں۔ سکول تباہ کیے جارہے ہیں۔ فوجیوں کی گردنیں اتاری جارہی ہیں۔ جس کی وجہ سے عام مسلمان اپنے گھروں کو چھوڑنے پر مجبور ہوگئے ہیں۔ اب تک تقریباً 20 لاکھ مسلمان مالاکنڈ، بونیر اور سوات سے اپنے گھروں کو خیرآباد کہہ چکے ہیں۔ اس حالت کے ذمہ داروں کے خلاف مسلمانوں پر جہاد فرض ہوتا ہے۔ ارشادِ باری تعالی ہے:

"انہیں جہاں پاؤ مارو انہیں نکال دو جہاں سے انہوں نے تمہیں نکالا تھا

ان کا فساد تو قتل سے بھی زیادہ سخت ہے" (البقرہ۔191)

4۔ جہاد اس مسلمان پر اس وقت فرض ہے جب مسلمانوں کو ان کے عقائد پر عمل کرنے سے روکا جارہا ہو۔ جب عبادت گاہیں اور وہ پاک جگہیں جہاں سے مسلمانوں کو فیض حاصل ہوتا ہو، تباہ کی جارہی ہوں تو غیرت مند مسلمان پر جہاد فرض ہے۔

طالبان خانقاہیں اور مزارت گرا رہے ہیں۔ تو ان طالبان کے خلاف جہاد حق ہے۔ ارشادِ باری تعالی ہے:

"اور اللہ اگر آدمیوں میں ایک دوسرے سے دفع نہ فرماتا تو ضرور ڈھادی جائیں خانقاہیں اور گرجے،

عبادت گاہیں اور مسجدیں جہاں اللہ کا کثرت سے نام لیا جاتا اور بے شک اللہ ضرور مدد فرمائے گا

اس کی جو اس کے دین کی مدد کرے گا بے شک اللہ قدرت والا غالب ہے" (الحج۔40)

مسجدوں میں بم دھماکے کرنا، مجالس میں خودکش حملہ کرنا، گرجا گھر میں فائرنگ کرکے قتل و غارت کرنا طالبان کی عادت ہے، ملک دشمن قوتوں سے ساز باز کرکے اور امداد لے کر ملک کی اسلامی حکومت کے خلاف جنگ کرنا۔ پیسے کے حصول کے لئے منشیات فروخت کرنا، بھتہ وصول کرنا اپنا خوف پیدا کرنے کے لئے بہیمانہ سزائیں دینا...... ان سب کی اسلام میں اجازت نہیں ہے۔ اور جن حالات پر مسلمانوں پر جہاد فرض ہے وہ حالات خود طالبان نے ملک میں پیدا کردیئے ہیں۔ اور ایسے لوگوں کے خلاف جہاد کا حکم ہے۔ اللہ تعالی

قرآن میں جہاد کا حکم فرماتا ہے اور لوگوں کو ناگوار گزرتا ہے۔ارشاد باری تعالی ہے:

کتب علیکم القتال وھو کرہ لکم تمہیں جنگ کا حکم دیا گیا اور تمہیں ناگوار ہے

اللہ تعالی کا جہاد کا حکم یہاں اس لیے لاگو ہے کہ طالبان یہ تمام ظلم وستم مسلمانوں پر ڈھائے جا رہے ہیں۔خود مسلمانوں پر ظلم کرنے کو ٹوٹ پڑے ہیں۔ہم اپنی فوج کی بھرپور حمایت کرتے ہیں کہ انہیں جہاد کا حکم خود اللہ تعالی نے فرمایا ہے۔ارشاد باری تعالی ہے:

"ان لوگوں کو اجازت دی گئی جن سے لڑائی کی جاتی ہے اس لیے کہ ان پر ظلم کیا گیا ہے اور اللہ یقیناً ان کی مدد پر قادر ہے (الحج۔39)

کیا طالبان خوارج نہیں ہیں؟:

ابھی بھی کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ امریکہ کی استعماری قوت کو ختم کرنے کے لئے طالبان جہاد کر رہے ہیں جس میں روس اور چین مدد کر رہے ہیں اور یہ امریکہ کو اُسی طرح سے شکست سے دوچار کریں گے جس طرح روس کو افغانستان میں شکست دی گئی۔اگر امریکہ کو شکست نہ دی گئی تو یہودیوں کے عظیم تر اسرائیل کے منصوبہ کی تکمیل کی جائے گی۔پھر پاکستان کو ایٹمی قوت سے محروم کر کے ایک خودمختار ریاست نہیں رہنے دیا جائے گا اور اس کو کئی حصوں میں تقسیم کر دیا جائے گا۔یہاں اہم سوال یہ ہے کہ جب روس کے خلاف افغانستان میں جہاد کیا گیا اور پاکستان نے بھرپور مدد کی تو کیا شمالی علاقہ جات کے لوگوں سے اسی طرح سلوک کیا گیا؟ کیا عبادت گاہوں پر اسی طرح سے حملے کئے گئے؟ کیا پاکستان کے اندر ایک الگ ریاست قائم کرنے کی کوشش کی گئی؟؟..........یقیناً ایسا نہیں تھا۔

کیا مندرجہ بالا حقائق سے یہ نظر نہیں آتا کہ طالبان کی تمام تر سرگرمیاں قرآن اور نبی کے فرمان کے خلاف ہیں؟

طالبان کا جہاد پاکستان کے خلاف ہے، صوفیاء کرام کے خلاف ہے، پاکستانی عوام پر مخصوص نظریات ٹھونسنے کی کوشش ہے۔

خوارج کا جدید نام طالبان ہے جن کے خلاف جہاد پاکستانی فوج کے ساتھ ساتھ ہر پاکستانی پر بھی لازم ہے۔

قانون یہ ہے کہ جو اسلام کی حدود سے باہر ہے وہ خوارج ہے، دین اسلام سے اسکا کوئی تعلق نہیں۔ہر دور میں ایسے خوارج پیدا ہوتے رہے ہیں جو فتنے کھڑے کرتے رہے۔مولا علی کرم اللہ وجہہ کے دور میں بھی ایسے گروہ پیدا ہوئے جو خوارج کہلائے اور مولا علی کرم اللہ وجہہ نے انہیں قتل کرا دیا۔حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی فوج نے ان کو ختم کر دیا۔

اگر طالبان خوارج ہیں تو کیا پاکستانی فوج ان کو ختم کر پائے گی؟؟

کیا فوج کو استعمال کرنے والے لیڈر وہ مظبوط کردار رکھتے ہیں جو خوارج کو ختم کر سکے؟؟

کہیں ایسا تو نہیں کہ خوارج کا جو فتنہ حضرت علی کرم اللہ کے دور سے شروع ہوا اسے امام مہدیؑ نے ہی آ کر ختم کرنا ہے؟؟

کہیں وہ وقت سر پر تو نہیں آ پہنچا ہے؟؟؟ ....عوم الناس کے لئے یہ لمحہ فکریہ ہے۔

انجمن سرفروشانِ اسلام، انٹرنیشنل